**Allama Iqbal Open University Matric Solved Assignment Autumn 2024**

**Code 201 Islamiyat**

**Q.1**

**قران کریم کن نزول کی کیفیت اور مکے مدنی سورتوں پر جامعہ نوٹ تحریر کریں**

**Ans:**

### قرآن کریم کی نزول کی کیفیت اور مکی و مدنی سورتیں

قرآن کریم اسلام کی مقدس کتاب ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو انسانیت کی ہدایت کے لئے آئی ہے اور اس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اس تحریر میں ہم قرآن کے نزول کی کیفیت، مکی و مدنی سورتوں کی تفصیلات اور ان کی اہمیت پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

studyvillas.com

#### قرآن کریم کا نزول

قرآن کا نزول 610 عیسوی میں شروع ہوا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی بار غار حرا میں عبادت کر رہے تھے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے انہیں پہلی وحی نازل کی۔ یہ وحی "اقْرَأْ "سے شروع ہوئی، جس کا مطلب ہے "پڑھ"۔ اس آیت میں اللہ نے علم اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

قرآن کا یہ وحی کا سلسلہ 23 سال تک جاری رہا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف مراحل میں ہوتا رہا۔ یہ وحی مختلف حالات، سوالات، اور چیلنجز کے جواب میں نازل ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ یہ وحی ایک خاص طریقے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں اترتی تھی، جس کی وجہ سے وہ یہ وحی اپنے صحابہ کو پہنچاتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں قرآن کا نزول ایک اہم واقعہ تھا، جس نے نہ صرف آپ کی زندگی کو تبدیل کیا بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک نئے راستے کی بنیاد رکھی۔ قرآن کی آیات لوگوں کے دلوں میں امید، ہمت، اور روحانی سکون پیدا کرتی تھیں۔

#### مکی سورتیں

قرآن کی سورتوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: مکی اور مدنی۔ مکی سورتیں وہ سورتیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ مکرمہ میں زندگی کے دوران نازل ہوئیں، یعنی ہجرت سے پہلے۔

*خصوصیات*:

1. *موضوعات*:

مکی سورتوں میں بنیادی طور پر توحید، قیامت، اور اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے۔ ان سورتوں میں لوگوں کو اللہ کی عظمت، اس کی قدرت، اور آخرت کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔

2. *تشویش اور صبر*:

studyvillas.com

مکی سورتوں میں مسلمانوں کو تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مکہ میں مسلمان اقلیت میں تھے اور انہیں شدید مظالم کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی۔

3. *مختصر سورتیں*:

مکی سورتیں عموماً مختصر ہوتی ہیں اور ان کا انداز شاعرانہ ہوتا ہے۔ ان میں ایسے پیغامات ہوتے ہیں جو لوگوں کے دلوں کو چھو لیتے ہیں اور انہیں دین کی طرف راغب کرتے ہیں۔

4. *مثالیں*:

کچھ مشہور مکی سورتیں میں شامل ہیں:

- *سورۃ الفاتحہ*: یہ سورۃ نماز کا حصہ ہے اور اللہ کی تعریف کرتی ہے۔
- *سورۃ الکہف*: اس میں ایمان کی طاقت اور آزمائشوں کا ذکر ہے۔
- *سورۃ اخلاص*: اس میں اللہ کی واحدیت کا اعلان کیا گیا ہے۔

#### مدنی سورتیں

مدنی سورتیں وہ سورتیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔ یہ سورتیں اسلامی قوانین اور معاشرتی احکام پر توجہ دیتی ہیں۔

*خصوصیات*:

1. *موضوعات*:

مدنی سورتوں میں مسلمانوں کی جماعت کی تشکیل، قوانین، اور اجتماعی معاملات پر زور دیا گیا ہے۔ یہ سورتیں مسلمانوں کے حقوق اور فرائض کے بارے میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

studyvillas.com

2. *طویل سورتیں*:

مدنی سورتیں عموماً طویل ہوتی ہیں اور ان میں مختلف احکام شامل ہوتے ہیں۔ ان میں کئی مسائل پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

3. *مختلف اقوام کا ذکر*:

مدنی سورتوں میں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کا ذکر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، ان سورتوں میں جنگوں، معاہدوں، اور معاشرتی انصاف کی بات کی گئی ہے۔

4. *مثالیں*:

کچھ مشہور مدنی سورتیں میں شامل ہیں:

- *سورۃ البقرہ :*یہ قرآن کی سب سے بڑی سورۃ ہے اور اس میں اسلامی قوانین اور عبادات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

- *سورۃ النساء :*یہ سورۃ عورتوں کے حقوق اور عائلی مسائل پر روشنی ڈالتی ہے۔

- *سورۃ المائدہ :*اس میں مختلف احکام اور خوراک کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

#### مکی اور مدنی سورتوں کا فرق

مکی اور مدنی سورتوں کے درمیان کئی بنیادی فرق ہیں:

1. *زمانہ*:

مکی سورتیں وہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ مکرمہ میں زندگی کے دوران نازل ہوئیں، جبکہ مدنی سورتیں وہ ہیں جو ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔

studyvilas.com

2. *موضوعات*:

مکی سورتیں زیادہ تر توحید، قیامت، اور اخلاقیات پر زور دیتی ہیں، جبکہ مدنی سورتیں قوانین، عبادات، اور مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر توجہ دیتی ہیں۔

3. *پیغام*:

مکی سورتوں میں اللہ کی محبت، رحمت، اور عظمت کا پیغام ہوتا ہے، جبکہ مدنی سورتوں میں مسلمانوں کے حقوق اور فرائض کا ذکر ہوتا ہے۔

4. *انداز*:

مکی سورتیں عام طور پر مختصر اور شاعرانہ ہوتی ہیں، جبکہ مدنی سورتیں طویل اور تفصیلی ہوتی ہیں۔

#### قرآن کے نزول کا مقصد

قرآن کا نزول انسانیت کی ہدایت کے لئے ہوا ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا، ان کے دلوں کو سکون عطا کرنا، اور انہیں ایک صحیح راستے پر گامزن کرنا ہے۔ قرآن کریم نے لوگوں کو ایک ایسی زندگی گزارنے کی ترغیب دی ہے جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

قرآن میں ہر انسان کے لئے رہنمائی موجود ہے، چاہے وہ کسی بھی معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتایا ہے کہ انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور آخرت میں ان کے لئے جزا اور سزا ہوگی۔

#### قرآن کی اہمیت

studyvillas.com

قرآن کی اہمیت کو سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ یہ نہ صرف ایک مقدس کتاب ہے، بلکہ یہ مسلمانوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔

1. *ہدایت*:

قرآن انسانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگوں کو صحیح راستے کی نشاندہی کرتا ہے اور انہیں نیکیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

2. *اخلاقی تعلیمات*:

قرآن میں اخلاقی تعلیمات موجود ہیں جو انسانوں کو بہترین طرز زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

3. *روحانی سکون*:

قرآن کی تلاوت سے انسان کو روحانی سکون ملتا ہے۔ یہ دل کی حالت کو بہتر بناتا ہے اور انسان کو اللہ کی محبت کی طرف مائل کرتا ہے۔

4. *زندگی کے مسائل کا حل*:

قرآن میں زندگی کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ چاہے وہ ذاتی مسائل ہوں یا معاشرتی، قرآن ہمیں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

5. *عقیدہ آخرت*:

قرآن میں عقیدہ آخرت کا ذکر ہے، جو انسان کو اپنی زندگی میں احتیاط برتنے اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو ایک بہتر مستقبل کی امید دیتا ہے۔

#### نتیجہ

studyvillas.com

قرآن کریم ایک جامع اور مکمل ہدایت نامہ ہے جو انسانیت کی رہنمائی کے لئے نازل ہوا۔ اس کا نزول مختلف حالات میں ہوا اور اس میں مکی و مدنی سورتیں شامل ہیں، جن کی اپنی خصوصیات اور اہمیت ہیں۔ مکی سورتیں توحید اور قیامت کی تعلیمات پر زور دیتی ہیں، جبکہ مدنی سورتیں قانونی احکام اور معاشرتی زندگی کی تشکیل پر توجہ دیتی ہیں۔

قرآن کی تلاوت، اس کی تعلیمات پر عمل، اور اس کے پیغامات کو سمجھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کے ذریعے ہدایت دی ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اس ہدایت کو اپنی زندگیوں میں اپنائیں۔ قرآن کی تعلیمات کو سمجھ کر، ان پر عمل کر کے، اور اپنی زندگیوں کو اس کی روشنی میں گزار کر ہم اللہ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔

قرآن کریم کی یہ خاصیت ہے کہ یہ ہر دور میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ہر انسان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔

**Q.2**

**سورۃ النصر مع ترجمہ خوشخط تحریر کریں، نیز درج ذیل آیت کریمہ مع ترجمہ و تشریح لکھیں۔**

**يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**

**Ans:**

### سورۃ النصر

studyvillas.com

سورۃ النصر قرآن مجید کی 110 نمبر سورۃ ہے اور یہ مدنی سورتوں میں شامل ہے۔ یہ سورت اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح کی خوشخبری دیتی ہے۔ سورۃ النصر میں دو آیات ہیں اور یہ مسلمانوں کے لئے ایک اہم پیغام لے کر آئی ہے۔

*سورۃ النصر*

*بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ*

*إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ*

*وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا*

*فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا*

*ترجمہ*:

"جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح حاصل ہو جائے

اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے دیکھو

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

### تشریح

سورۃ النصر میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا ذکر ہے جو مسلمانوں کو ان کی کوششوں اور قربانیوں کے بعد عطا کی گئی۔ اس سورت میں اللہ نے واضح طور پر فرمایا کہ جب اللہ کی مدد آئے گی اور فتح حاصل ہو گی، تو لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوں گے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت ان پر ہے۔

جب یہ خوشخبری دی گئی کہ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہوں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اس خوشی کو اللہ کی حمد کے ساتھ منایا۔ اس

studyvilas.com

کے ساتھ ہی اللہ نے استغفار کا بھی حکم دیا، یعنی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کا۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے، چاہے ہم کتنی بھی کامیابی حاصل کریں۔

یہ سورت ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ کامیابی اور فتح کے بعد بھی ہمیں اپنے رب کی حمد کرنی چاہئے اور اس سے مغفرت مانگنی چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہماری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ یہ سورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری مراحل میں نازل ہوئی، اور یہ ایک عظیم نشانی ہے کہ اللہ نے اپنے رسول اور اس کے پیروکاروں کو کامیابی عطا کی۔

### آیت کا ترجمہ و تشریح

*آیت*:

"يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"

(سورة المائدہ 90)

*ترجمہ*:

"اے ایمان والو ! بے شک شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوے، اور پانسے شیطان کے ناپاک کاموں میں سے ہیں۔ پس ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا سکو۔"

#### تشریح

یہ آیت ہمیں چند اہم چیزوں سے بچنے کا حکم دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے واضح کیا ہے کہ شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوے اور پانسے، یہ سب شیطان کے ناپاک کام ہیں۔ ان کا تعلق روحانی اور جسمانی دونوں اعتبار سے نقصاندہ چیزوں سے ہے۔

studyvilas.com

1. *شراب*:

شراب انسان کی عقل کو متاثر کرتی ہے، اس کے فیصلے میں غلطی پیدا کرتی ہے، اور انسان کو نیکی سے دور کرتی ہے۔ اسلام میں شراب کو سختی سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ معاشرتی فساد اور ذاتی مشکلات کا سبب بنتی ہے۔

2. *جؤا*:

جؤا بھی ایک ایسا عمل ہے جو انسان کی زندگی میں بے چینی اور نقصانات کا باعث بنتا ہے۔ اس سے نہ صرف فرد بلکہ پورے خاندان کے حالات متاثر ہوتے ہیں۔

3. *بتوں کے چڑھاوے*:

یہ عمل اللہ کی عبادت کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف اس کی عبادت کا حکم دیا ہے، اور یہ ایک بڑی غلطی ہے کہ ہم کسی اور کو اللہ کا شریک مانیں۔

4. *پانسے*:

پانسے کا کھیل بھی شیطانی کاموں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ انسان کو بدعنوانی اور بے ایمانی کی طرف لے جاتا ہے، اور اس سے معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

*اجتناب*:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ان تمام چیزوں سے بچو، تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔ کامیابی کا راستہ اللہ کی رضا اور ان چیزوں سے دور رہنے میں ہے جو روحانی اور معاشرتی طور پر نقصان دہ ہیں۔

### قرآن کی رہنمائی

studyvillas.com

قرآن کریم مسلمانوں کے لئے ایک رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس میں ہر چیز کا واضح حکم ہے جو انسان کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہے۔ ان آیات اور سورتوں کا مطالعہ کرنے سے ہمیں یہ سمجھ آتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں کن چیزوں کو اپنانا ہے اور کن چیزوں سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے دین کی پیروی کا حکم دیا ہے، اور یہ ہمیں ایک صحیح راستے پر گامزن کرنے کے لئے ہے۔

### معاشرتی اثرات

شراب، جوُا، بتوں کے چڑھاوے، اور پانسے جیسے ناپاک اعمال نہ صرف انفرادی سطح پر نقصان دہ ہیں، بلکہ یہ معاشرتی مسائل بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہ انسان کو اخلاقی طور پر کمزور بناتے ہیں اور اس کے صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔ اگر ہم ان چیزوں سے بچیں گے تو نہ صرف اپنی زندگیوں میں کامیابی حاصل کریں گے بلکہ اپنے معاشرے کو بھی ایک بہتر جگہ بنا سکیں گے۔

### استغفار کی اہمیت

سورۃ النصر میں اللہ نے ہمیں استغفار کی تلقین کی ہے۔ استغفار کا مطلب ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔ یہ ایک ایسی عمل ہے جو انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے۔ ہمیں اپنی کامیابیوں کے بعد بھی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اس سے مغفرت مانگنی چاہئے۔ یہ یاد دہانی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرتا ہے، اور ہمیں ہمیشہ اس کی رحمت کی امید رکھنی چاہئے۔

### خلاصہ

قرآن مجید میں نازل کردہ سورتیں اور آیات انسانیت کی ہدایت کے لئے ہیں۔ سورۃ النصر میں اللہ کی مدد اور فتح کا ذکر ہے، جو ایک اہم پیغام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اللہ نے ہمیں ناپاک اعمال سے بچنے کا حکم دیا ہے، تاکہ ہم کامیاب ہو سکیں۔ ہمیں اپنی

studyvillas.com

زندگیوں کو قرآن کی ہدایت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ کے دین میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ قرآن کی روشنی ہے جو ہمیں صحیح راستے کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی صحیح تفہیم عطا فرمائے اور ہمیں اس کی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

**Q.3**

**سنت کا لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کریں نیز سنت اور حدیث میں فرق واضح کریں**

**Ans:**

**### سنت کا لغوی و اصطلاحی معنی**

***لغوی معنی:***

سنت "عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا اصل معنی "طریقہ "یا "راستہ "ہے۔ یہ لفظ اس" بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کسی خاص طریقے یا طریقے کے مطابق چلنا، یعنی وہ عمل یا سیرت جو کسی نے اختیار کی ہو۔

***اصطلاحی معنی:***

studyvillas.com

فقه اور اسلامی علوم میں "سنت "کا اصطلاحی معنی ہے وہ عمل، قول یا طریقه جو نبی اکرم حضرت محمد صلی الله علیه وآله وسلم نے اختیار کیا، یا جس کی تائید کی، یا جس کے بارے میں آپ نے خاموشی اختیار کی۔ سنت اسلامی تعلیمات کا ایک بنیادی ماخذ ہے، جو قرآن کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ سنت کی مدد سے ہم دین کے مختلف مسائل کو سمجھتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

### سنت اور حدیث میں فرق

سنت اور حدیث دونوں اسلامی تعلیمات کے اہم ماخذ ہیں، لیکن ان کے معنی اور استعمال میں کچھ بنیادی فرق موجود ہیں۔

1. *تعریف*:

- سنت: *جیسا که اوپر بیان کیا گیا، سنت کا مطلب ہے وہ قول، عمل یا طریقه* جو نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی طرف منسوب ہے۔ یه نه صرف آپ کے اقوال کو شامل کرتا ہے بلکه آپ کی سیرت، عادات، اور عمل بھی اس میں شامل ہیں۔

- حدیث: *حدیث اس مخصوص الفاظ یا بیانات کو کہتے ہیں جو نبی اکرم صلی* الله علیه وآله وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یه ایک خاص نوعیت کا بیان ہے جو کسی واقعه یا مسئلے کی وضاحت کرتا ہے۔

2. *شمولیت*:

- سنت: *سنت میں نبی صلی الله علیه وآله وسلم کی ہر قسم کی تعلیمات، عمل* اور طرز زندگی شامل ہوتی ہیں۔ یه ایک وسیع مفہوم ہے۔

- حدیث: *حدیث صرف نبی صلی الله علیه وآله وسلم کے اقوال اور ان کی* تفصیلات پر مشتمل ہوتی ہے۔ یه ایک مخصوص نصوصی شکل میں ہوتی ہیں۔

3. *درجات*:

studyvillas.com

- *سنت:* سنت کی حیثیت دینی احکام میں بہت بڑی ہوتی ہے، اور یہ قرآن کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے۔

- *حدیث:* حدیث کے درجات مختلف ہوتے ہیں، جیسے کہ صحیح، حسن، ضعیف وغیرہ، جو ان کی صحت اور قابل اعتبار ہونے کی وضاحت کرتے ہیں۔

4. *استناد*:

- *سنت:* سنت کی بنیاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل زندگی اور سیرت پر ہے۔

- *حدیث:* حدیث کی بنیاد مخصوص روایات اور ان کے ناقلین (راویوں) پر ہوتی ہے۔

5. *معنویت*:

- *سنت:* سنت کا مطلب ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کی ایک جھلک ہے، جو ہمیں اخلاق اور عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

- *حدیث:* حدیث زیادہ تر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال پر مرکوز ہوتی ہے اور ان کی تفصیلات کو بیان کرتی ہے۔

### نتیجہ

سنت اور حدیث دونوں کا دین میں اہم کردار ہے، اور دونوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ سنت ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک جامع اور عملی نمونہ فراہم کرتی ہے، جبکہ حدیث ہمیں آپ کے اقوال اور ان کی تفصیلات تک پہنچاتی ہے۔ ان دونوں کے ذریعے ہم دین کی صحیح تعلیمات کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں ان پر عمل کر سکتے ہیں۔

studyvillas.com

**Q.4**

**اس حدیث مبارک کا ترجمہ اور تشریح کریں کل امنت باللہ ثم استقم**

**Ans:**

### "حدیث مبارک": قُلْ آمَنتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

یہ حدیث مبارک اسلامی تعلیمات کا ایک اہم پیغام ہے۔ اس کا مطلب ہے: "کہو، میں اللہ پر ایمان لایا، پھر ثابت قدم رہو۔" یہ حدیث ہمیں ایمان اور عمل کے درمیان ایک مضبوط تعلق کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آئیے اس حدیث کا تفصیلی ترجمہ اور تشریح کرتے ہیں۔

### ترجمہ

"قُلْ آمَنتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ" کا ترجمہ ہے:

"کہو، میں اللہ پر ایمان لایا، پھر ثابت قدم رہو۔"

### تشریح

#### 1. *ایمان کی بنیاد*

یہ حدیث ایمان کی پہلی شرط کی وضاحت کرتی ہے۔ اللہ پر ایمان لانا اسلامی زندگی کا بنیادی اصول ہے۔ ایمان کا مطلب ہے کہ انسان دل سے یقین کرے کہ اللہ ایک ہے، اس کے کوئی شریک نہیں، اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ایمان کا یہ پہلو بہت اہم ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔

studyvillas.com

ایمان کا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کی رضا کو سامنے رکھے۔ یہ یقین رکھنا کہ اللہ ہمارا خالق ہے اور وہ ہمیں ہر چیز سے بہتر جانتا ہے۔ لہذا، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دلوں کو اللہ کے ساتھ جوڑیں اور اس کی محبت میں ثابت قدم رہیں۔

#### 2. *ثابت قدمی (استقامت)*

"ثُمَّ اسْتَقِمْ" کا مطلب ہے کہ بعد ازاں ثابت قدم رہو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایمان لانے کے بعد ہمیں اپنے عمل میں بھی ثابت قدم رہنا ہے۔ استقامت کا مفہوم ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی راہ پر چلنے کی کوشش کریں۔

استقامت کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکی کی راہ پر چلتا رہے، چاہے حالات کتنے بھی مشکل کیوں نہ ہوں۔ یہ نہ صرف نماز، روزہ، زکوۃ اور دیگر عبادات کی ادائیگی شامل ہے بلکہ اخلاقی معاملات میں بھی استقامت رکھنی ہے۔ ہمیں اللہ کے راستے پر چلتے ہوئے مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، لیکن ہمیں ثابت قدم رہنا ہوگا۔

#### 3. *عمل کے بغیر ایمان کا کوئی فائدہ نہیں*

یہ حدیث ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔ اگر ایک شخص صرف زبانی طور پر اللہ پر ایمان لاتا ہے لیکن اپنی زندگی میں نیکیوں کی پیروی نہیں کرتا، تو اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

*"وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ"*

(البقرہ: 277)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔"

studyvillas.com

اس آیت میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایمان اور نیک عمل دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

#### 4. *چیلنجز اور آزمائشیں*

زندگی میں مختلف چیلنجز آتے ہیں۔ انسان کو مشکلات، آزمائشوں اور فتنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس حدیث کا پیغام یہ ہے کہ ہمیں ان چیلنجز کے باوجود اپنے ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔ ہمیں اللہ کے راستے پر چلنے میں کبھی بھی کمزوری نہیں دکھانی چاہیے۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص ایمان لانے کے بعد مشکلات کا سامنا کرتا ہے، تو اسے ہار نہیں ماننی چاہیے۔ بلکہ اسے اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے اور اللہ کی مدد کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

*"مومن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت، جو ہر وقت اپنے مقام پر قائم رہتا ہے۔"*

یہ حدیث ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہمیں ایمان میں مضبوط رہنا چاہیے، جیسے ایک درخت اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔

#### 5. *ثابت قدمی کی فضیلت*

اسلام میں ثابت قدمی کی بڑی فضیلت ہے۔ جو شخص اللہ کے راستے پر ثابت قدم رہتا ہے، اللہ اسے بہت بڑی جزا عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

*"إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ"*

studyvillas.com

(فصلت: 30)

"بے شک وہ لوگ جو کہتے ہیں، ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ ثابت قدم رہتے ہیں، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو اور نہ غم کرو، اور تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ کے راستے پر ثابت قدم رہنے والے لوگوں کو جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔

#### 6. *دعا اور استغفار*

ہمیں ہمیشہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ استقامت کے راستے میں کچھ غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں، اس لیے ہمیں اللہ سے استغفار بھی کرنی چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ ہمیں اللہ سے معافی مانگنی چاہیے اور اس کی رضا کے طلبگار رہنا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

*"لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ"*

"تمہارا زبان اللہ کے ذکر سے تر رہنا چاہیے۔"

یہ ذکر اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور ہمیں استقامت پر قائم رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

#### 7. *عملی اقدامات*

استقامت حاصل کرنے کے لیے کچھ عملی اقدامات ہیں جن پر ہمیں عمل کرنا چاہیے:

studyvillas.com

- نماز کی پابندی :*روزانہ کی نمازیں ادا کرنا اور ان کی باجماعت ادائیگی کرنا۔*

- قرآن کی تلاوت :*قرآن کی تلاوت کرنا اور اس پر غور و فکر کرنا۔*

- نیکیوں کی عادت :*نیک اعمال انجام دینا جیسے صدقہ دینا، والدین کی خدمت کرنا، اور دوسروں کی مدد کرنا۔*

- اللہ کا ذکر :*اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا تاکہ اللہ ہماری رہنمائی فرمائے۔*

- بہت سے علم حاصل کرنا :*دین کے بارے میں علم حاصل کرنا تاکہ اپنے ایمان کو مضبوط کر سکیں۔*

### خلاصہ

یہ حدیث "قُلْ آمَنتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ" ہمیں ایمان لانے کے بعد ثابت قدم رہنے کی اہمیت سکھاتی ہے۔ ہمیں صرف ایمان پر اکتفا نہیں کرنا بلکہ اپنے اعمال کو بھی درست کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنے کی صلاحیت دی ہے، اور ہمیں ہمیشہ اپنے ایمان کو مضبوط رکھنا چاہیے۔ ثابت قدمی کی اہمیت کو سمجھنا اور اسے اپنی زندگی میں عملی طور پر اپنانا ہم سب کے لیے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ایمان کی راہ میں ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

**Q.5**

## عقیدہ اخرت کے اسلام میں اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات پر مفصل نوٹ تحریر کریں

**Ans:**

### عقیدہ آخرت کی اسلام میں اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات

studyilas.com

عقیدہ آخرت، یعنی قیامت کے دن کی حقیقت، اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ یہ عقیدہ نہ صرف مسلمانوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے بلکہ ان کے اخلاق، عمل، اور طرز زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس نوٹ میں ہم عقیدہ آخرت کی اہمیت، اس کی تفصیلات، اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات پر روشنی ڈالیں گے۔

#### 1. *عقیدہ آخرت کی تعریف*

عقیدہ آخرت کا مطلب ہے کہ ہر انسان کو موت کے بعد ایک نئی زندگی کا سامنا کرنا ہے، جہاں اس کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ یہ عقیدہ ہمیں یہ باور کراتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اصل زندگی قیامت کے دن شروع ہوگی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بار بار قیامت کے دن کے بارے میں ذکر کیا ہے، جیسے کہ:

*"يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا"*

(النبأ: 18)

"جس دن صور پھونکا جائے گا، تو تم جماعتوں کی شکل میں آؤ گے۔"

#### 2. *عقیدہ آخرت کی اہمیت*

عقیدہ آخرت کی اہمیت درج ذیل وجوہات کی بنا پر ہے:

- *ایمان کی تکمیل:* عقیدہ آخرت، ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ قرآن میں ایمان کی پانچ بنیادی چیزیں بیان کی گئی ہیں، جن میں آخرت پر ایمان بھی شامل ہے۔ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

studyvillas.com

- *اخلاقی تربیت*: عقیدہ آخرت ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنے اعمال کے بارے میں ذمہ دار ہیں۔ اگر ہم جانتے ہیں کہ ہر عمل کا حساب ہوگا، تو ہم نیک اعمال کی طرف بڑھیں گے اور برے اعمال سے دور رہیں گے۔

- *ثواب اور عذاب کا تصور*: عقیدہ آخرت میں یہ بات شامل ہے کہ نیک اعمال کرنے والوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا، جبکہ برے اعمال کرنے والوں کو عذاب دیا جائے گا۔ یہ تصور ہمیں اپنی زندگی میں نیکیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

- *سکون اور اطمینان*: عقیدہ آخرت انسان کو زندگی کی مشکلات میں سکون فراہم کرتا ہے۔ جب انسان جانتا ہے کہ اس کی زندگی کا ایک مقصد ہے اور اسے ایک بہتر زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے، تو وہ دنیاوی مشکلات کو برداشت کر لیتا ہے۔

#### 3. *عقیدہ آخرت کی تفصیلات*

عقیدہ آخرت میں کئی اہم پہلو شامل ہیں:

- *موت*: ہر انسان کو موت کا سامنا کرنا ہے، اور یہ ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

*"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ"*

(آل عمران: 185)

"ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔"

- *قیامت*: قیامت کے دن تمام انسانوں کا حساب ہوگا۔ اس دن ہر ایک کو اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ دن سب سے بڑا اور خوفناک ہوگا۔ قرآن میں فرمایا گیا:

*"وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ"*

studyvillas.com

(الفجر :23)

"اور اس دن جہنم پیش کی جائے گی۔"

- *حساب و کتاب :*قیامت کے دن ہر شخص کا حساب کتاب ہوگا۔ نیک لوگ اپنے اعمال کی جزا پائیں گے جبکہ برے اعمال کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

- *جنت اور جہنم :*نیک لوگوں کے لیے جنت کا وعدہ ہے جہاں انہیں ہمیشہ کی زندگی گزارنے کا موقع ملے گا۔ جبکہ برے اعمال کرنے والوں کو جہنم کی عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

#### 4. *عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات*

عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے:

- *اخلاقی بہتری :*جب انسان جانتا ہے کہ اس کے اعمال کا حساب ہوگا، تو وہ اپنے اخلاق اور کردار میں بہتری لاتا ہے۔ وہ جھوٹ، دھوکہ، اور دوسرے برے کاموں سے بچتا ہے۔

- *زندگی کا مقصد :*عقیدہ آخرت انسان کو زندگی کا مقصد سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ دنیا کی عارضیت کو سمجھ کر نیک اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔

- *صبر و استقامت :*مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے عقیدہ آخرت انسان کو صبر کرنے کی ہمت دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس کی محنت کا صلہ آخرت میں ملے گا۔

studyvillas.com

دوسروں کی مدد :*عقیدہ آخرت انسان کو دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتا* - ہے۔ جب وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر دیتا ہے، تو وہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

روحانی سکون :*عقیدہ آخرت انسان کو روحانی سکون فراہم کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے* - کہ اس کی زندگی کا ایک اعلیٰ مقصد ہے، جس سے وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اطمینان محسوس کرتا ہے۔

فکروں سے آزادی :*عقیدہ آخرت انسان کو دنیاوی فکروں سے آزاد کرتا ہے۔ جب وہ* - جانتا ہے کہ اس کی حقیقی زندگی قیامت کے بعد شروع ہوگی، تو وہ دنیاوی مشکلات کو کم اہمیت دیتا ہے۔

#### 5. *نتیجہ*

عقیدہ آخرت اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے، جو انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو اخلاقی تربیت دیتا ہے، نیکیوں کی طرف مائل کرتا ہے، اور مشکلات میں صبر کرنے کی قوت فراہم کرتا ہے۔

جب ہم عقیدہ آخرت کو سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں، تو ہماری زندگیوں میں بہتری آتی ہے۔ ہم نیکیوں کی طرف بڑھتے ہیں، برائیوں سے بچتے ہیں، اور ایک بہتر معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ آخرت کی حقیقت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

studyvillas.com